۳۔ مراٹھا سردار، بھونسلے کا بہادر اور قابل خاندان

بے چینی اور انتشار کا زمانہ : ایک طرف سنتوں نے لوگوں کے دلوں میں بھکتی کا جذبہ پیدا کیا تو دوسری طرف بہادر مراٹھا سرداروں نے مہاراشٹر میں ہمّت اور بہادری کی روایات قائم کیں۔

یہ زمانہ بہت بے چینی کا تھا۔مہاراشٹر میں عادل شاہ اور نظام شاہ کے درمیان اکثر لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں جس کے لیے انھیں فوج کی ضرورت پڑتی تھی۔فوج میں مراٹھا سرداروں کو شامل کرکے فائدہ اُٹھایا جاتا تھا۔

بہادر مراٹھا سردار : مراٹھے محنتی، بہادر، وفادار اور ہمّت والے لوگ تھے۔ دلیری کے ساتھ لڑنا فخر کی بات سمجھتے تھے۔ ہاتھ میں بھالا لیے، کمر سے تلوار لٹکائے،گھوڑے پر سوار دلیر مراٹھا نوجوان فوج میں بھرتی ہوتا تھا۔ ہرمراٹھا سردار ہمیشہ اپنی فوج رکھتا تھا اور جب ایسا کوئی سردار سلطان کے پاس جاتا تو اسے آسانی کے ساتھ فوج میں نوکری مل جاتی تھی۔ بادشاہ اس مراٹھا سردار کو اعلیٰ فوجی عہدہ دیتے اور کبھی کبھی جاگیر بھی عطا کرتے تھے۔جس سردار کو جاگیر مل جاتی وہ اپنے آپ کو اس جاگیر کا راجا سمجھتا تھا۔

بیجاپور اور احمد نگر کے سلطانوں کے پاس ایسے کئی بڑے بڑے مراٹھا سردار موجود تھے۔ ان میں سندکھیڑ کے جادھو، پھلٹن کے نمبالکر، مدھول کے گھورپڑے، جاولی کے مورے، ایلورا کے بھونسلے شامل تھے۔سندکھیڑ کے جادھو اور دیوگری کے یادو کا ایک ہی خاندانی سلسلہ ہے۔شیواجی مہاراج کی ماں جیجابائی سندکھیڑ کے لکھوجی جادھو کی بیٹی تھیں۔

بہادری کی روایات : یہ تمام سردار بہت بہادر اور دلیر تھے لیکن ان میں اَن بَن رہتی تھی۔ یہ سردار متحد ہوکر کوئی کام نہ کرتے تھے۔ اس لیے ان کی بہادری سے دؤسرے فائدہ اُٹھاتے تھے۔اس کے باوجود ان سرداروں نے مہاراشٹر میں ہزاروں نوجوانوں میں بہادری کا جذبہ بیدار کرکے دلیری اور ہمّت کی روایات کو زندہ رکھا۔مہاراشٹر کے بہادر خاندانوں میں ایلورا کے بھونسلے خاندان نے بڑی شہرت پائی۔

گھرِش نیشور مندر : تقریباً چار سوسال پہلے کی بات ہے، ایلورا کے غاروں کے قریب واقع گھرش نیشور کے خوبصورت مندر کی عمارت بوسیدہ ہوگئی تھی۔اس کی دیواروں میں جابجا شگاف پڑ گئے تھے۔مندر کا پجاری بھی مندر چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اس مندر پر ویرانی سی چھا گئی تھی۔اس حالت کو دیکھ کر عقیدت مند افسوس کرتے تھے لیکن اس کی مرمّت اور درستی کا خیال کسی کو نہ تھا۔

اس بوسیدہ مندر میں بھگوان شیو کا ایک عقیدت مند پابندی کے ساتھ آیا کرتا تھا۔ وہ پھول چڑھاتا اور مرادیں مانگتا تھا۔ ایک روز وہ اپنے ساتھ مزدوروں کو لے آیا اور مندر کی پوری عمارت کی مرمّت کروادی۔مندر کے اندر اور باہر روشنی کا انتظام بھی کردیا۔اس طرح اس مندر کی پچھلی شان وشوکت واپس آ گئی۔ یہ کس نے کیا؟ یہ شیوبھکت کون تھے؟ یہ مالوجی راجے بھونسلے تھے۔

ایلورا کے بھونسلے : ایلورا گاؤں کے پاٹل مالوجی راجے بڑے شیو بھکت تھے۔ ان کے چھوٹے بھائی کا نام وِٹھوجی راجے تھا۔یہ دونوں ایلورا گاؤں کے پاٹل باباجی راجے بھونسلے کے لڑکے تھے۔

شاہ جی راجے

مالوجی راجے اور وِٹھوجی راجے بہت قابل اور بہادر تھے۔ ان کے پاس کافی مسلّح مراٹھا سپاہی تھے۔ وہ زمانہ بہت بے اطمینانی کا تھا۔ جس وقت نظام شاہی ریاست پر شمالی ہند کے مغل بادشاہ نے حملہ کیا اس وقت دولت آباد نظام شاہی ریاست کا پایۂ تخت تھا۔ مَلِک عَنبر اس ریاست کے وزیر تھے۔ وہ بہت قابل اور ذہین تھے۔ وہ ایلورا کے بھونسلے خاندان کے دونوں بھائیوں کی بہادری سے واقف تھے۔ مَلِک عَنبر نے نظام شاہ سے بھونسلے خاندان کے دونوں بھائیوں کی دلیری کی تعریف کی جس سے خوش ہوکر نظام شاہ نے مالوجی راجے کو پونہ اور سوپا پرگنہ کی جاگیریں عطا کیں۔

اس طرح بھونسلے گھرانے میں شان و شوکت آئی۔ مالوجی راجے بھونسلے کی بیوی کا نام اوما بائی تھا جن کا تعلق پھلٹن کے نمبالکر خاندان سے تھا۔ ان کے دو بیٹے تھے؛ ایک کا نام شاہ جی اور دوسرے کا شریف جی تھا۔ جب شاہ جی کی عمر پانچ برس تھی، ان کے والد مالوجی راجے اِنداپور کی لڑائی میں مارے گئے۔ وِٹھوجی راجے نے اپنے بھتیجوں کی پرورش کی اور جاگیر کا انتظام بھی سنبھالا۔ کچھ عرصہ بعد انھوں نے شاہ جی کے لیے لکھوجی راؤ جادھو کی لڑکی کا ہاتھ مانگا۔ لکھوجی جادھو کی بیٹی جیجابائی بڑی سلیقہ مند اور سمجھ دار تھی۔ لکھوجی راؤ نے اس رشتے کو قبول کیا۔ لکھوجی راؤ نظام شاہی کے ایک بہادر اور شجاع سردار تھے۔ ایک بڑی فوج ان کے ماتحت تھی۔ نظام شاہ کے دربار میں بھی انھیں بڑی عزّت حاصل تھی۔ انھوں نے شاہ جی راجے اور جیجابائی کا بیاہ بہت دھوم دھام سے کردیا۔ اس طرح جیجابائی بھونسلے خاندان کی بہو بن گئیں۔

شاہ جی راجے : نظام شاہ نے مالوجی راجے کی جاگیر شاہ جی راجے کو دے دی۔ شاہ جی راجے بہت بہادر تھے۔ نظام شاہ کے دربار میں ان کی بڑی عزّت تھی۔ مغل بادشاہ نے نظام شاہی ریاست پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا تو بیجاپور کے عادل شاہ نے مغل بادشاہ کا ساتھ دیا۔ اس وقت نظام شاہی ریاست کو بچانے کے لیے مَلِک عَنبر اور شاہ جی نے ایک ساتھ مل کر مغل بادشاہ اور عادل شاہ کا بڑی بے جگری سے مقابلہ کیا اور انھیں شکست دی۔ یہ مشہور لڑائی احمد نگر کے قریب بھات وڑی کے مقام پر ہوئی۔ اس لڑائی میں شریف جی مارے گئے لیکن شاہ جی راجے نے بڑی شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ ایک بہادر سپاہی کی حیثیت سے چاروں طرف اُن کی شہرت ہوگئی۔ دربار میں ان کی عزّت بڑھ گئی۔ یہاں تک کہ مَلِک عَنبر بھی ان سے حسد کرنے لگے۔ جس کی وجہ سے دونوں میں کشیدگی پیدا ہوگئی۔ شاہ جی راجے نظام شاہی ریاست چھوڑ کر بیجاپور کے عادل شاہ سے جا ملے۔ عادل شاہ نے انھیں 'سرلشکر' کا خطاب دے کر ان کی عزّت افزائی کی۔ بعد میں نظام شاہی سلطنت میں کئی واقعات پیش آئے۔ مَلِک عَنبر کا انتقال ہوگیا۔ ان کے بیٹے فتح خان کا ذہن سازشی تھا۔ اب وہ نظام کے وزیر بن گئے اور انتظامِ سلطنت ان کے ہاتھ میں آ گیا۔ ان کے زمانے میں نظام شاہی سلطنت کا زوال شروع ہوا۔ مغلوں کے حملے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ نظام شاہی حکومت کو بچانے کے لیے نظام شاہ کی والدہ نے شاہ جی راجے کو واپس آنے کے لیے اصرار کیا، اس لیے شاہ جی راجے عادل شاہی سلطنت چھوڑ کر نظام شاہی سلطنت میں واپس آ گئے۔

مشق

۱۔ قوسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) مہاراشٹر کے بہادر خاندانوں میں ایلورا کے .... خاندان نے بڑی شہرت پائی۔
(مورے ، گھورپڑے ، بھونسلے)

(ب) بابا جی راجے بھونسلے کے دو بیٹے مالوجی اور .... تھے۔
(وِٹھوجی ، شاہ جی ، شریف جی)

(ج) نظام شاہ کے باصلاحیت وزیر .... تھے۔
(مَلِک عنبر ، فتح خان ، شریف جی)

۲۔ مندرجہ ذیل کے باہمی رشتے لکھیے :

(الف) مالوجی راجے – وِٹھوجی راجے ....
(ب) شاہ جی راجے – لکھوجی راؤ راجے ....
(ج) شاہ جی راجے – شریف جی ....
(د) بابا جی راجے – وِٹھوجی راجے ....

۳۔ ستون 'الف' اور ستون 'ب' کی جوڑیاں لگائیے :

	ستون 'الف'		ستون 'ب'
(الف)	سندکھیڑ کے	(۱)	نمبالکر
(ب)	پھلٹن کے	(۲)	گھورپڑے
(ج)	جاولی کے	(۳)	بھونسلے
(د)	مدھول کے	(۴)	مورے
		(۵)	جادھو

۴۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) گھرش نیشور مندر کو پچھلی شان و شوکت کس نے دی؟
(ب) نظام شاہ نے مالوجی راجے کو کون سے پرگنوں کی جاگیر عطا کی؟
(ج) نظام شاہی ریاست کو بچانے کے لیے کون بے جگری سے لڑا؟
(د) عادل شاہ نے شاہ جی راجے کو کون سا خطاب دیا؟
(ہ) شاہ جی راجے عادل شاہی سلطنت چھوڑ کر نظام شاہی سلطنت میں واپس کیوں آ گئے؟

عملی کام : مہاراشٹر کے نقشے میں احمد نگر، پھلٹن ، ایلورا، پونہ، سؤپا مقامات دِکھایئے۔

نوٹ : یہاں لفظ 'مراٹھا' سے مراد کسی خاص ذات کا فرد نہیں بلکہ اس کا مطلب مراٹھی زبان بولنے والا مہاراشٹر کا باشندہ ہے۔

561SK3